افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

فضلاء حقانیہ کی عالی ہمتیں اور مساعی سے دل کو تسلی حاصل ہو جاتی ہے

۱۳/ فروری ۸۰ء۔ ضلع سوات اور ضلع دیر سے فضلاء حقانیہ کے وفود جمعیتہ علماء اسلام کے تنظیمی امور کے سلسلہ میں مولانا سمیع الحق اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے مشورہ کی غرض سے دارالعلوم آئے۔ ظہر کے بعد احقر ان کے ہمراہ ہو لیا اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت بڑے خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

آپ حضرات نے اس قدر تکلیف کی ہے خدا تعالیٰ اجر دے گا۔ اب تمہارے کام کا وقت ہے۔ قدرت کو یہی منظور ہو گا۔ اب جب کام کا وقت آیا تو عوارض اور امراض نے گھیر لیا۔

فضلاء نے عرض کیا، حضرت! آپ کا مشن ہے ہم اس کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کا عہد کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے ساری عمر تحصیل علم میں گذاری۔ پھر اسلام کے احکام و قوانین احادیث کے ذخیرے اور فقہ کے جزئیات پر عبور حاصل کیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور عمل تب ہو سکتا ہے جب اجتماعی طور پر شریعت کا قانون نافذ ہو اور اس کے نفاذ کے لئے اجتماعی کوششیں ہوں۔ آپ حضرات کو اللہ نے علم کی دولت سے نوازا ہے۔ اب عمل پر توجہ دینی چاہیئے۔ میں بھی آپ سے وہی کہتا ہوں جو حضرت ابن عباسؓ نے اپنے شاگردوں سے ارشاد فرمایا تھا۔

انکما عالجان فعالجاعن دینکما

تم دونوں نوجوان اور زندہ مند ہو
اپنے دین کی طرف سے مدافعت کرو

آپ کو دیکھ کر اور آپ کی ہمتیں اور مساعی دیکھ کر میرے دل کو تسلی ہو جاتی ہے۔ آپ کا علم پر عمل ہمارے لئے نجات و فلاح کا ذریعہ ہو گا۔ دین اور اس کی تحریک و اشاعت ہم سب کی متاع مشترک ہے اور اس میں سب برابر کے شریک ہیں۔

مجھے آپ پر ناز ہے اور آخرت میں بھی آپ کو وسیلہ نجات سمجھتا ہوں۔ جب ابوبکر صدیق رضؓ بیمار ہوئے تو فرمانے لگے مجھے آخرت کے محاسبہ کی کوئی فکر نہیں کیونکہ جب اللہ کی بارگاہ میں اعمال کا مطالبہ ہو گا تو میں اپنا یہ عمل پیش کروں گا کہ میں نے دنیا سے رخصت ہونے سے قبل حضرت عمرؓ کو امیر اور خلیفہ منتخب کیا تھا مجھے بھی خدا کی بارگاہ میں پیشی کا موقع

ملے گا۔ تو میں بھی آپ حضرات کو پیش کردوں گا کہ اے اللہ! مجھے فضلاء حقانیہ سے خدمت کی ایک نسبت ہے اور اسی کو نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ اور یقین ہے کہ باری تعالیٰ اس نسبت سے مغفرت بھی فرمادے گا۔

ترکی سے آئی ہوئی تبلیغی جماعت سے ملاقات

۲۸ نومبر ۱۹۸۶ء: ترکی سے تبلیغی جماعت کے احباب کا ایک وفد حاضر خدمت ہوا۔ حضرت مدظلہ العالی نے ان کا بڑا اکرام فرمایا۔ بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کا ذکر چھڑا تو ارشاد فرمایا۔

میں نے مولانا محمد الیاس کی دو دفعہ زیارت کی ہے۔ بہت نحیف اور بدن کے لحاظ سے کمزور تھے۔ لیکن فکر و تدبر کے اعتبار سے ان کا مقام بہت اونچا تھا کہ پوری دنیا میں دین پھیلایا۔ یہ ترک صاحبان کی جماعت آئی ہے یہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔

جماعت کے امیر نے عرض کیا۔ حضرت! یہ آپ کی دعاؤں، مساعی اور محنتوں کی برکت ہے۔ کہ آج ہم جیسے جاہلوں کو دین کی خدمت کا موقع ملا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آپ سے ملاقات اور ترک بھائیوں سے ملاقات کر کے بہت مسرت ہوئی۔ ایک حکم جو آپ نے نماز کا سکھایا وہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور ہر ایک نماز کے ذریعے ہزاروں نمازوں کے ثواب آپ کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے۔ آپ کے چلنے پھرنے سے عبرت حاصل ہوتی ہے دین کی اشاعت ہوتی ہے۔ سارے حالات کی تبدیلی آپ حضرات کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ آپ کی برکتیں ہیں جو ہم پر پڑ رہی ہیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا، بڑی خوشی حاصل ہوئی آپ کے دیکھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ یہ ہیں ہمارے متواضع بھائی جو اپنے کندھوں پر بستر رکھے ہوئے دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے گلی کوچوں میں پھر رہے ہیں۔

حضرت نے فرمایا: ترک کے علاوہ اور بھی عرب کی جماعتیں تبلیغ کے کام میں مشغول ہیں۔

امیر صاحب نے کہا۔ جی ہاں اس سال عرب اتنے زیادہ تشریف لائے تھے کہ پنڈال میں جگہ نہیں مل سکی ابھی سو کے قریب جماعتیں باہر ملکوں کے تبلیغی کام میں مصروف ہیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی وجہ سے ہم بھی برکات حاصل کرتے ہیں اور آپ کے نمونے کو دیکھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے حدیث میں ہے کہ مسلمان کی شکل کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ آپ کی شکل و شباہت اس حدیث کے مصداق ہے۔ اللہ سب کے درجے بلند فرمائے۔ ناراض ہرگز نہ ہونا۔

تبلیغی حضرات نے رخصت چاہی تو آپ ان کے اکرام میں کھڑا ہونا چاہتے تھے مگر جماعت والوں نے آپ کے ضعف اور علالت کے پیش نظر باصرار بٹھا دیا۔ دعا کی درخواست کی، آپ نے بالحاح دعا فرمائی۔ اور پھر مبلغین حضرات ایک ایک کر کے مصافحہ کرتے اور رخصت ہوتے رہے۔

انانیت، معرفت خداوندی میں بہت بڑا حجاب ہے

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ علم کے لئے تواضع ضروری ہے۔ عرب کہتے ہیں من قال انا وقع فی العنا۔ جس نے انا

کہا۔ ہیں کہاں وہ زحمت اور مشقت میں پڑ گیا۔ اس انا کو مٹا دینا چاہیئے۔ سوفیا حضرات کا قول ہے العلم حجاب کہ علم پردہ ہے۔ علم سے مراد علم النفس ہے۔ کہ میں بھی کچھ ہوں۔ تو حضرات صوفیاء کی غرض یہ ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان یہ علم النفس اور یہ انانیت بہت بڑا حجاب ہے۔ جاہل صوفیا اس سے علم ظاہر اور علم شریعت مراد لیتے ہیں۔ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اپنے وجود کا بھی احساس نہ رہے تب اللہ کو پاسکو گے۔ یہ عصبیت، قبائلی قومی اور وطنی نعرے اور نفسانیت و انانیت جب تک باقی ہو تو نہ تو خدا مل سکتا ہے نہ مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔ بہر تقدیر علم بڑی عزت ہے۔ اس کے سامنے آرام و راحت، نفس پرستی اور دنیا کی تمام دیگر آسائشیں ہیچ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں بڑھ کر کون عالم ہے مگر دنیا میں ان سے بڑھ کر کون متواضع مل سکتا ہے۔

حصول علم کی خاطر صبر و ضبط اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے

ارشاد فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے بارعب پیغمبر تھے۔ ان کی عظمت اور ہیبت جلال کی وجہ سے فرعون بھی ان کی گرفتاری کی جرأت نہ کر سکا۔ جب ایک مرحلہ ان کے لئے طالب علمی کا آیا تو حضرت خضر کے پاس پہنچے تو استاد نے حضرت خضر نے بڑے وقار اور رعب سے کہا انک لن تستطیع معی صبرا تحصیل علم کے لئے تو صبر و تحمل کی ضرورت ہے، برداشت چاہیئے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلال کا مظاہرہ نہ کیا۔ بلکہ تواضع اور انکساری اختیار کی۔ اور کہا انشاء اللہ تو مجھے صبر کرنے والوں میں پائے گا۔ بڑی منت کی، سماجت کی کہ مجھے علم سکھایئے۔ اگرچہ وہ علم بھی تکوینیات کا تھا اور غیر ضروری۔ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر تھے۔ اور ضروری علم، علم شریعت تو انہیں حاصل تھا۔ اور استاذ حضرت خضر کی نبوت بھی مختلف فیہ ہے۔ مگر پھر بھی علم کی خاطر صبر و ضبط اور برداشت کا مظاہرہ فرمایا

حصول علم کو رضائے الٰہی کا ذریعہ بنا لینا چاہیئے

ارشاد فرمایا۔ حصول علم کو رضائے الٰہی کا ذریعہ بنا لینا چاہیئے۔ حضرت امام بخاری نے حدیث انما الاعمال بالنیات سے اپنی کتاب کا آغاز فرمایا ہے۔ کہ اعمال کی شرافت و فضیلت اور قبولیت کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ قیامت کے روز تین آدمی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ان میں ایک ایسا عالم بھی ہوگا اس نے نام و نمود اور دنیاوی وجاہت کے لئے علم حاصل کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ تم نے تو عالم اور متعلم کہلانے کے لئے علم سیکھا اور وہ چیز تجھے دنیا میں مل چکی ہے۔ دوسرا وہ شہید ہے جو شہرت کے لئے جان دے دے اور تیسرا وہ سخی ہے جو لوگوں کو دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہو اور اللہ کی رضا مقصود نہ ہو۔

دارالعلوم دیوبند کے اکابر و اساطین علم نے ہمیشہ دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی فرمائی

۳ نومبر ۱۹۸۶ء

حسب معمول آج بھی بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ قدرے تاخیر سے پہنچا تھا۔ اہل مجلس زیادہ تر علماء اور طلبہ تھے۔ دارالعلوم کے بعض اساتذہ بھی تشریف فرما تھے۔

احقر نے حسب ارشاد مرکز علم دارالعلوم دیوبند کا مؤقر ماہنامہ جریدہ " دارالعلوم " پیش خدمت کر دیا جس کے حالیہ شمارہ صفر ۱۴۰۷ھ میں احقر کی تصنیف " دفاع امام ابوحنیفہ " کا باب ششم بطور مضمون شائع کر دیا گیا ہے۔ بڑے خوش ہوئے اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کے علمی، تدریسی اور تبلیغی مساعی اور ان کے کارناموں اور ترقی سے خوشی ہوتی ہے۔

دفاع امام ابوحنیفہ، کے بعض مقامات سنے۔ ابواب کی سرخیاں سنانے کی خواہش ظاہر فرمائی تو احقر نے وہ بھی سنا دیئے کتاب ہاتھ میں لی، دیر تک اسے تھامے رہے، طباعت اور ظاہری حسن کی تعریف کی، ارشاد فرمایا۔

مضامین کی ثقاہت، ضرورت و اہمیت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ " دارالعلوم " دیوبند نے اس کے مضامین کو شائع کر دیا ہے ماشاء اللہ، بہت خوب ہے خدا تعالیٰ قبولیت عطا فرمائے۔ ملحدین، زنادقہ اور غالی غیر مقلدین کی رد کے لئے یہ اچھا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ جدید انداز کی اس تحریر میں کافی معلومات آ گئے ہیں۔ سوانح اور کردار پر بھی خوب لکھا گیا ہے۔ واقعۃً اس وقت اس کتاب کی ضرورت ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے تو وہ یہ کہ باہر سے کافی پیسہ اور سرمایہ برصغیر بالخصوص پاکستان میں اس لئے صرف کیا جا رہا ہے کہ حنفیت کو دفن کر دیا جائے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ کی عظمت قلوب سے نکال دی جائے۔ لاکھوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ، کہ مؤتمر المصنفین نے بروقت دفاع ابوحنیفہ شائع کر کے ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دی ہے اللہ پاک قبولیت دے۔ یہ بھی ہمارا کوئی کمال نہیں اللہ کا احسان ہے۔

مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے اکابر و اساطین علم ہمیشہ سے دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرتے آئے ہیں۔ اب کی بار " دفاع امام ابوحنیفہ " کے ایک باب اور اس کے مضمون کی اشاعت سے بھی ہمارے حقانی فضلاء کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ اللہ کریم اسے جزائے خیر سے نوازے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی
ضخامت :- ۲۷۲ صفحات
قیمت :- ۵۰/- روپے

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش، فکر و نظر، علم و عمل، تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، اخلاص و للہیت، طہارت و تقویٰ، سیاست و اجتماعیت، جذبہ اصلاح انقلاب امت، تبلیغ و اشاعت دین، تعلیم و تدریس غرض ہمہ جہت جامع اور نفع بخش

مؤتمر المصنفین ـــ دارالعلوم حقانیہ ـــ اکوڑہ خٹک ـــ پشاور